57268/380

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ،

۱، قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد سورۃ البقرۃ کا آخری رکوع اور ابتدائی آیات پڑھی جاتی ہیں اسکا پڑھنا سنون ہے یا جبڑا ؟

۲، (الف) ایک شخص بڑھاپے یا سخت سردی کی وجہ سے حالتِ احرام میں گرم ٹوپی پہن لیتا ہے اور 12 گھنٹے سے کم وقت میں اتار دیتا ہے پھر کچھ وقت گزرنے کے بعد دوبارہ پہن لیتا ہے اور پھر 12 گھنٹے سے پہلے اتار لیتا ہے کو صدقہ لازم ہوگا یا دم ؟ اسی طرح اگر بار بار گھنٹے تک اور متعدد بار گرم ٹوپی پہنے اور اتارے تو کیا حکم ہے ؟

(ب) اسی طرح اگر انڈرویئر (بوجہ عذر) (یا بغیر عذر عادۃً) 12 گھنٹے یا اس سے کم وقت حالتِ احرام میں پہن لی تو کیا حکم ہے ؟

۳، ایک شخص نے یہ گمان کیا کہ وہ قصر کروا کر احرام سے حلال ہوگیا ہے حالانکہ اس پر استرا لازم تھا اس نے قمیص شلوار اور ٹوپی کافی دیر تک پہنے رکھی اب اس پر دم لازم ہے یا صدقہ ؟

محمد اشرف
P-721 Sec 8 Nooh Karachi
0311-2728193

(جواب مسلک پر ہے)

دار الافتاء

10263

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔اس بارے میں عربی کتب میں صراحت نہیں ملی البتہ چونکہ اذکار کا سِرّاً پڑھنا افضل ہے، لہذا اسکو بھی سراً پڑھنا بہتر معلوم ہوتا ہے اور اکابر کا معمول بھی آہستہ پڑھنے کا ہی رہا ہے۔(ماخذہ فتاوی دار العلوم دیوبند:۵/۲۷۵، فتاوی محمودیہ:۷/۱۰۷)

لما فی سورة الأعراف (۲۰۵)

﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ﴾

وفی روح المعاني (٥/ ١٤٣)

وهو عام لكل ذكر فإن الإخفاء أدخل في الإخلاص وأقرب من القبول.

(۲)۔۔۔واضح رہے کہ شرعی لحاظ سے دم لازم ہونے میں اصل اعتبار دن اور رات کا ہے نہ کہ ۱۲ گھنٹے کا یعنی پوری رات یا پورا دن کپڑا پہنا رہا تو دم لازم ہوگا(کما فی العبارة الأولی والثانیة)، ہاں اگر رات کے کچھ حصہ میں اور کچھ حصہ دن میں پہنا تو اس صورت میں گھنٹے کا اعتبار ہوگا اور بارہ گھنٹے تک پہنا رہے تو دم لازم ہوگا(کما فی العبارة الثانیة)، اور عذر اور بلاعذر کی جزاء میں تفصیل آگے آرہی ہے، اور یہ بھی یاد رہے کہ اگر دن ورات کی مقدار سے کم پہنا ہو لیکن پورے ایک ٹسک پہنے رکھا ہو تو بھی دم لازم ہے مثلاً پورے عمرہ میں پہنے رکھا تو اگرچہ ایک دن ایک رات سے کم ہو پھر بھی دم لازم ہوگا۔(کما فی العبارة الثالثة والرابعة والخامسة)

عذرِ شرعی کی وجہ سے مجبوری میں پہننے کے بارے میں جو تفصیل ہے وہ یہ ہے کہ ایک دن یا ایک رات یا اس سے زیادہ پہننے کی صورت میں دمِ مخیّرہ لازم ہے:(کمافی العبارة السادسة والسابعة)

یعنی درج ذیل تین کاموں میں سے کوئی ایک کام کرے۔

(۱): یا تو(دم یعنی بھیڑ یا بکرا یا بکری یا دُنبا یا دنبی حدودِ حرم میں ذبح کردے)۔

(۲): یا(تین روزے رکھے)۔

(۳): یا(چھ مسکینوں میں سے فی مسکین پونے دو کلو گندم یا اسکی قیمت صدقہ کرے)۔

اور ایک دن یا ایک رات سے کم لیکن ایک گھنٹے سے زیادہ تو اس صورت میں درج ذیل دو جزاؤں میں سے کوئی ایک جزاء لازم ہے(۱): پونے دو کلو گندم یا اسکی قیمت۔(۲): یا ایک روزہ۔(کما فی العبارة الثامنة والتاسعة)

جاری ہے۔۔۔

اور ایک گھنٹے سے کم پہننے کی صورت میں ایک مٹھی گندم صدقہ کرے یا ایک روزہ رکھے۔(کما فی العبارة الثامنة والتاسعة والعاشرة)

اور بلا عذر یعنی بغیر مجبوری کے پہننے میں یہ تفصیل ہے کہ ایک دن یا رات پہننے کی صورت میں بہر حال دم لازم ہے اور ایک دن یا ایک رات سے کم لیکن ایک گھنٹہ یا اس سے زیادہ تو صدقہ (چھ مسکینوں میں سے فی مسکین پونے دو کلو گندم یا اسکی قیمت صدقہ کرنا) لازم ہے اور ایک گھنٹے سے بھی کم تو صرف ایک مٹھی گندم صدقہ کرنا لازم ہے۔(کما فی العبارة التاسعة والعاشرة)

اس تفصیل کی روشنی میں مسئلہ صورتوں کے احکام ملاحظہ ہوں:

(الف)۔۔۔ اس صورت میں اگر بیماری کا غالب گمان تھا اور سردی ناقابل برداشت تھی (کما فی العبارة الحادیة عشر) تو مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق درج ذیل دو جزاؤں میں سے کوئی ایک جزاء لازم ہے (۱): پونے دو کلو گندم یا اسکی قیمت۔(۲): یا ایک روزہ۔(کما فی العبارة الثامنة والتاسعة والعاشرة)

(ب)۔۔۔ مذکورہ صورت میں ایک گھنٹے سے کم ڈھانکنے کی صورت میں ہر مرتبہ ڈھانکنے کے بدلے میں ایک مٹھی گندم صدقہ کرے یا ایک روزہ رکھے،(کما فی العبارة الثامنة والتاسعة والعاشرة)

اور ایک گھنٹے یا اس سے زیادہ لیکن ایک دن یا ایک رات سے کم تو ہر مرتبہ کے بدلے مذکورہ دو جزاؤں میں سے کوئی ایک جزاء دینا لازم ہے (۱): پونے دو کلو گندم یا اسکی قیمت صدقہ دے۔(۲): یا ایک روزہ رکھے۔(کما فی العبارة الثامنة)

(ج)۔۔۔ عذر اور بلا عذر پہننے کی جو تفصیل اوپر گذری ہے وہ بعینہ اس صورت کے حکم کیلئے ملاحظہ کرلی جائے۔

(۳)۔۔۔ مسئلہ صورت میں ذکر کردہ کپڑے اگر ایک کامل دن یا ایک کامل رات پہنے رکھے تو سب کے بدلے صرف ایک دم (بھیڑ یا بکرا یا بکری یا دنبا یا دنبی حدود حرم میں ذبح کرنا) دینا لازم ہے (کما فی العبارة الثانیه عشر) اور اگر اس سے کم پہنا ہے لیکن ایک گھنٹے سے زیادہ تو صدقہ (چھ مسکینوں میں سے فی مسکین پونے دو کلو گندم یا اسکی قیمت صدقہ کرنا) لازم ہے (کما فی العبارة التاسعة)، اور اگر ایک گھنٹے سے بھی کم پہنا ہے تو ایک مٹھی گندم صدقہ کردے۔(کما فی العبارة العاشرة)

(العبارة الأولیٰ) لما فی غنیة الناسک (۱۳۶)

اذا غطی رأسه أو وجهه ولو امرأة کلاً أو بعضاً بمعتاد وهو ما یقصد به التغطیة عادة کالقلنسوة والعمامة خیطاً کان أو غیره ودام علیه زمانا ولو ناسیاً او عامدا

جاری ہے۔۔۔

عالما او جاهلاً مختاراً او مكرها او نائما غطاه غيره او هو بنفسه بعذر او بغير عذر فعليه الجزاء ....يوما او ليلة والمراد مقدار أحدهما كما مر فعليه دم و فى الأقل من يوم او من الربع صدقة.

(العبارة الثانية)وفى غنية الناسک (١٣٤)

اذا لبس المحرم الذكر المخيط وهو الملبوس المعمول على قدر البدن أو على قدر عضو منه بحيث يحيط به سواء بخياطة أو نسج أو لصق أوغير ذلک كبير لبسا معتادا كما مر فى الاحرام و دام عليه زمانا ولو ناسياً أو مكرها سواء احدث اللبس بعد الاحرام أو أحرم وهو لابسه فدام عليه فعليه الجزاء -أما مجرد اللبس ثم النزع فى الحال فلا جزاء فيه لعدم الارتفاق ...فاذا لبس مخيطاً يوماً كاملاً او ليلة كاملة فدم در المراد مقدار احدهما فلو لبس من نصف النهار الى نصف الليل من غير انفصال أو بالعكس لزمه دم ردالمحتار.

(العبارة الثالثة)وفى غنية الناسک ص(٢٥١)

تنبيه:ومقتضاه أنه لو أحرم بنسک وهو لابس للمخيط،واكمله فى أقل من يوم وحل منه أن تلزمه صدقة الا أن يوجد نص صريح بخلافه.

فإن قلت:التجرد من المخيط فى النسک واجب مطلقاً،سواء طال زمن إحرامه آم قصر،والتقدير باليوم والليل إنما هو فيما إذا طال زمن إحرامه.

أما اذا قصر فقد حصل له فى نسكه ارتفاق كامل،فيكون تاركاً لواجب من واجبات إحرامه،فينبغى أن يجب الدم،قلت:لا شک فى نفاسته،ولكن يحتاج إلى نقل صريح،وتمامه فى "للنحة".

(العبارة الرابعة)وفى ارشاد السارى للعلامة الحسين بن محمد سعيد الفنى المكى(ص٣٠١)

ورأيت فى فتاوى تلميذه الفاضل عبدالله آفندى عتاقى سؤالاً فى ذلک،تردّد فى جوابه بين وجوب الصدقة أو الدم،كما وقع لشيخه،لكنه مال فى آخر كلامه الى الدم،والله أعلم اهـ حباب.

قال العلامة طاهر سنبل بعد ما نقل عبارة العفيف للذكور ما نصه:قلتُ وهو كلام حسن.....وميل الخاطر هنا الى وجوب الدم عليه لحصول الارتفاق الكامل له فى جميع نسكه،كما ذكرناه،وتعليل "للبسوط"الذى أسلفناه

جاری ہے---

قد يشير إليه حيث ذكر أن تكامل الجناية يكون بالاستمتاع بالمقصود، ولا ريب أن اللبس في جميع أزمان الإحرام استمتاع مقصود عادة،وارتفاق كامل. اهـ

القول:ويتصور ذلك في الحج، كمن وقف بعرفة ليلاً عرماً لابساً،ومضى عليه أقل من ليلة،بل يتصور أن ينتهي نسكه الحج في نحو ساعتين الآن مع وجود السيارات.

وفي المبسوط للسرخسي (٤/ ١٢٨)

(قال) : وإن غطى المحرم ربع رأسه أو وجهه يوما فعليه دم، وإن كان دون ذلك فعليه صدقة وعن أبي يوسف - رحمه الله تعالى - قال: إن غطى أكثر رأسه فعليه دم وإلا فعليه صدقة؛ لأن القليل من تغطية الرأس لا تتم به الجناية والقلة والكثرة إنما تظهر بالمقابلة، وهذا أصل أبي يوسف - رحمه الله تعالى - في المسائل، وفي ظاهر الرواية الجواب قال: ما يتعلق بالرأس من الجناية فللربع فيه حكم الكمال كالحلق، وهذا لأن تغطية بعض الرأس استمتاع مقصود بفعله الأتراك وغيرهم عادة بمنزلة حلق بعض الرأس.

(العبارة الخامسة)وفي البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري(٣/٧)

(قوله: لما علم أن العقوبة بكمال الجناية إلخ) مقتضاه أنه لو أحرم بنسك، وهو لابس للمخيط، وأدى ذلك النسك بتمامه في أقل من يوم وحل منه أن تلزمه صدقة إلا أن يوجد نص صريح بخلافه فإن قلت التجرد عن المخيط في النسك واجب مطلقا سواء طال زمن إحرامه أم قصر والتقدير باليوم والليلة إنما هو فيما إذا طال زمن الإحرام أما إذا قصر فقد حصل له في نسكه ارتفاق كامل فيكون تاركا لواجب من واجبات إحرامه فينبغي أن يجب الدم قلت لا شك في نفاسته، ولكن يحتاج إلى نقل صريح. اهـ. ملخصا. من حاشية المدني عن شرح للنسك للشيخ عبد الله العفيف، وفيها عن فتاوى تلميذه الفاضل عبد الله أفندي عتاقي أنه مال إلى وجوب الدم.

(العبارة السادسة)وفي غنية الناسك (١٤٠)

ما ذكرنا من لزوم الدم عينا او الصدقة عينا.....انما هو في حالة الاختيار...أما في حالة الاضطرار بأن ارتكبه بعذر كمرض وعلة فان كان مما يوجب الدم فهو مخير بين الصيام والصدقة والدم ولو موسرا.

جاری ہے---

(العبارة السابعة)وفي الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٢/ ٥٥٧)

(وإن طيب أو حلق) أو لبس (بعذر) نحو إن شاء (ذبح) في الحرم (أو تصدق بثلاثة أصوع طعام على ستة مساكين) أين شاء (أو صام ثلاثة أيام) ولو متفرقة.

(العبارة الثامنة)وفي الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٢/ ٥٥٨)

(قوله إن شاء ذبح إلخ) هذا فيما يجب فيه الدم، أما ما يجب فيه الصدقة، إن شاء تصدق بما وجب عليه من نصف صاع أو أقل على مسكين أو صام يوما كما في اللباب.

(العبارة التاسعة)وفي مناسك ملاّ علي قاري (٣٠١)

(وفي اقل من يوم) اى مقدار نهار، ولو ينقص ساعة (أو ليلة صدقة) وهي نصف صاع من بر ..... (وفي اقل من ساعة) اى عرفية لا لغوية، لأنها اقل ما يطلق عليه الزمان (قبضة).....(من بر).

(العبارة العاشرة)وفي الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٢/ ٥٤٧)

(قوله وفي الأقل صدقة) أي نصف صاع من بر، وشمل الأقل الساعة الواحدة أي الفلكية وما دونها خلافا لما في خزانة الأكمل أنه في ساعة نصف صاع وفي أقل من ساعة قبضة من بر. اهـ بحر، ومشي في اللباب على ما في الخزانة، وأقره شارحه، واعترض بمخالفته لما ذكره الفقهاء.

(العبارة الحادية عشر)وفي غنية الناسك(١٤٠)

ولعل المراد بالخوف الظن لا مجرد الوهم.

(العبارة الثانية عشر)وفي معلم الحجاج (٢٣٩)

اگر کئی کپڑے مثلاً کرتہ، پاجامہ، عمامہ وغیرہ اگر ایک ہی ضرورت کی وجہ سے یا سارے بلا ضرورت ایک ہی مجلس میں یا کئی مجلسوں میں ایک دن یا ایک رات پہنے تو ایک ہی جزاء واجب ہوگی اور اگر ایک کپڑا ضرورت سے پہنا اور ایک بے ضرورت پہنا تو دو جزاء ہونگی۔

(العبارة الثالثة عشر)وفي مناسك ملاّ علي قاري (٢٩٩)

(ثم لا فرق في وجوب الجزاء فيما اذا جنى ....عالما أو جاهلا) اى بالمسألة.

(العبارة الرابعة عشر)وفي البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (٧/٣)

جاری ہے---

أطلق في اللبس فشمل ما إذا أحدث اللبس بعد الإحرام أو أحرم، وهو لابسه فدام على ذلك بخلاف انتفاعه بعد الإحرام بالطيب السابق عليه فهله للنص، ولولاه لأوجبنا فيه أيضا وشمل ما إذا كان ناسيا أو عامدا عالما أو جاهلا مختارا أو مكرها فيجب الجزاء على النائم لو غطى إنسان رأسه؛ لأن الارتفاق حصل له، وعدم الاختيار أسقط الإثم عنه كالنائم المنقلب على شيء أتلفه .

(العبارة الخامسةعشر)وفي البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (٣/ ٣)

قال: في اللباب ثم لا فرق في وجوب الجزاء فيما إذا جنى عامدا أو خاطئا مبتدأ أو عائدا ذاكرا أو ناسيا عالما أو جاهلا طائعا أو مكرها نائما أو منتبها سكران أو صاحيا مغمى عليه أو مفيقا معذورا أو غيره موسرا أو معسرا بمباشرته أو بمباشرة غيره بأمره أو بغيره ففي هذه الصور جميعها يجب الجزاء، وهذا هو الأصل عندنا لا يتغير غالبا فاحفظه. اهـ قال شارحه: ولعله أشار أي بقوله غالبا إلى ما سيأتي من أنه إذا طيب محرم محرما لا شيء على الفاعل ويجب على المفعول الجزاء. اهـ.....والله سبحانه وتعالى اعلم

بن ضيغ طارق
عزير طارق بلوانی غفرله ولوالديه
دار الافتاء جامعه دار العلوم كراچی
٥/رجب/١٤٣٧ھ
١٢/مئی/٢٠١٦ء

الجواب صحیح
شاه محمد تنضل عفی عنه
٩/٨/١٤٣٧ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنه
٢٩/٧/١٤٣٧ھ

الجواب صحیح
محمد طاہر غزالی
١/٨/١٤٣٧ھ

الجواب صحیح
عبد المحسن
٢٩/٧/١٤٣٧ھ

الجواب صحیح
بنده ابراہیم عیسیٰ
٢-٨-١٤٣٧ھ